خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
۱۲۔ مارچ ۱۹۹۵ء

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۵۷ | اتوار ۱۰ شوال ۱۴۱۵ھ ۱۲ امان ۱۳۷۴ ہش ۱۲ مارچ ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا ایک زبردست طاقت ہے

دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گذار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کرلیتا ہے کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نال ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پالیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مذہب یہی ہے کہ انسان خوب غور کرے اور دیکھے اور عقل سے سوچے کہ وہ ہر آن میں خدا کا محتاج ہے اور اس کی طرف عجز سے انسان کی جان پر، مال پر، آبرو پر بڑے بڑے مصائب اور حملے ہوتے ہیں، لیکن سوائے خدا کے اور کوئی نجات دینے والا نہیں ہوتا اور ان موقعوں پر ہر ایک قسم کا فلسفہ خود بخود شکست کھا جاتا ہے۔ جن لوگوں نے ایسے اصولوں پر قائم ہونا چاہا ہے کہ جن میں وہ خدا کی حاجت کو تسلیم نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ (اگر اللہ نے چاہا بھی) زبان سے نکالنا ان کے نزدیک معیوب ہو مگر پھر بھی جب موت کا وقت آتا ہے تو ان کو اپنے خیالات کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ ہر آن میں اور اپنے ہر ایک ذرہ کے قیام کے لئے انسان کو خدا کی حاجت اور ضرورت ہے اور اگر وہ انانیت سے نکل کر غور سے دیکھے تو تجربہ سے اسے خود پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ کس قدر غلطی پر تھا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۷۱-۱۷۲)

اپنے فوائد کو جماعت کے فوائد پر قربان کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایسے قوانین کے ماتحت پیدا کیا ہے اور اس کی زندگی کو ایسے آئین کے ماتحت رکھا ہے کہ وہ ہر وقت کسی نہ کسی احتیاج میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور اس کے مدنی الطبع ہونے کی وجہ سے یہ ایک دوسرے سے مل کر کام کرنے کا محتاج ہے اور اس میں لیاقت ہے کہ دوسروں سے مل کر اپنی آسائش و آرام کے کام کرے۔ اس طاقت کے ماتحت اس کو بہت سی ضروریات پیش آتی رہتی ہیں اور انسان طبعاً اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے آرام کو دوسروں سے مقدم کرتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ اپنی تکلیف کو سمجھتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ اس کا حق دوسروں کی نسبت زیادہ ہے۔ انسان اپنی مشکلات کو سمجھ سکتا ہے۔ دوسروں کی مشکلات کو نہیں سمجھتا۔ اس لئے یہ اپنے حق کو دوسروں کے حقوق پر فائز سمجھتا ہے۔ بیمار اپنی تکلیف کو زیادہ سمجھتا ہے اس لئے وہ شکایت کرتا ہے کہ ڈاکٹر نے دوسرے کو پہلے دیکھا مجھے بعد میں، ایک سائل کا یہ خیال ہے کہ میں زیادہ حقدار ہوں۔ تجارت میں بھی یہی ہوتا ہے کہ ایک شخص سودا خریدنے جاتا ہے۔ وہ شکایت کرتا ہے کہ مجھے بعد میں سودا دیا گیا۔ اور بعض کو مجھ سے پہلے دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر انسان اپنی ضرورت کو زیادہ محسوس کرتا ہے۔ دوسرے کی ضرورت کا اس کو احساس نہیں ہوتا۔ اپنی چھوٹی ضرورت کو دوسرے کی بڑی ضرورت پر ترجیح دیتا ہے۔

تمدن و حکومت کے فوائد کو علیحدہ کرکے اگر دیکھا جائے تو مذہب نے اس غلطی سے دنیا کو خوب آگاہ کیا ہے۔ تمدن و سیاست نے بھی اس بات کی تعلیم دی ہے۔ مگر یہ کہ اپنے اپنے حلقہ میں۔ دوسروں کے لئے نہیں۔ مگر مذہب نے اس تعلیم پر خاص زور دیا ہے۔ اخلاق کی بنیاد ہی اس مسئلہ پر ہے کہ اپنے خیالات۔ جذبات۔ احساسات اور احتیاجات کو دوسروں پر مقدم نہ کیا جائے۔ لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ اگر ان کی گالی کے جواب میں کوئی شخص ان کو گالی دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے گالی دے دی تو خیر دے دی، مگر اس نے کیوں دی۔ مگر مذہب نے اس طرف متوجہ کیا کہ دوسروں کے احساسات کو اپنے احساسات و جذبات کی نسبت اہم و قیمتی یقین کرو۔ پھر اس سے بھی ترقی کرو۔ اور افراد کے فوائد کو جماعت کے فوائد پر قربان کر دو۔ اور جماعت کی ضروریات کے مقابلہ میں اپنی ضروریات کو رائی کے برابر قدر و اہمیت نہ دو۔ اور جماعت کے فوائد کے مقابلہ میں زید و بکر اپنے فوائد کو قربان کر دیں۔

یہ قاعدہ ہے کہ انسان اپنی ضروریات کے

باقی صفحہ ۷ پر

اعلان برائے پنشنران صدر انجمن احمدیہ

○ صدر انجمن احمدیہ کے جملہ پنشنران فوری طور پر اپنا موجودہ ایڈریس اور اپنے بیوی بچوں کے اسماء اور عمریں جن کے اخراجات پنشنر صاحبان خود برداشت کر رہے ہوں سے دفتر محاسب کو مقامی صدر صاحب / امیر صاحب کی تصدیق کے بعد جلد از جلد اطلاع دیکر مشکور فرماویں۔ شادی شدہ اور برسر روزگار بچوں کے نام شامل نہ کئے جائیں۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن محترمہ مریم بیگم صاحبہ زوجہ مکرم قریشی مختار محمود صاحب (وفات یافتہ) مورخہ ۷ مارچ ۹۵ء کو بعمر تقریباً ۷۵ سال وفات پاگئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی کرائی۔

موصوفہ مکرم مولوی صدرالدین صاحب کھوکھر آف کراچی اور مکرم مولوی منیرالدین احمد صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ تھیں

موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عہدیداران جماعت سے گذارش

○ بعض جماعتوں کی طرف سے مختلف دفاتر بالخصوص دفتر وقف جدید سے تعلق رکھنے والی ڈاک دفتر مال تحریک جدید کو بھجوادی جاتی ہے۔ دفتر ہذا متعلقہ دفتر کو ان کی ڈاک پہنچا دیتا ہے۔ اور اس خدمت میں خوشی محسوس کرتا ہے۔

لیکن بند ڈاک میں بعض فوری نوعیت کی چٹھیاں بھی ہو سکتی ہیں۔ جن میں ایک دن کی تاخیر لازماً ہو جاتی ہے۔ اس لئے بالواسطہ ڈاک خصوصاً فوری نوعیت کی ڈاک متعلقہ دفاتر کو براہ راست بھجوانے کا اہتمام فرمایا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نفسانی جھگڑوں کو دین کا رنگ مت دو۔ خدا کیلئے ہار اختیار کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۲ - امان ۱۳۷۴ ہش ۱۲ - مارچ ۱۹۹۵ء

محنت کی عادت ڈالئے

جب انسان محنت سے جی چراتا ہے۔ تو جو وقت کام کا ہوتا ہے اس وقت کام نہیں کرتا اور جو وقت کام کا نہیں ہوتا اس وقت وہ کہتا ہے کہ اب تو کام کا وقت ہی نہیں ہے جب وقت ہو گا تب کام کرلوں گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا کرنے سے وہ دراصل اپنے آپ کو کام سے الگ رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بعض اوقات ایسے مقرر فرمادیئے ہیں۔ جن میں انسان کی محنت زیادہ بہتر نتیجہ پیدا کر سکتی ہے۔ اور ایسا انسانی فطرت ہی کے پیش نظر کیا گیا ہے کہ اگر وہ محنت نہ کرنے کے وقت محنت نہ کر سکے تو کم از کم ایسے اوقات میں جو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر مقرر فرمائے ہیں۔ محنت کی طرف مائل ہو جائے۔ لیکن محنت سے جی چرانے والا اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"انسان کا قاعدہ ہے فرض کی طرف زیادہ توجہ رہتی ہے۔" اس سلسلے میں حضرت صاحب دعا کا خاص طور پر ذکر فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں :-

"دعا کا خاص وقت میں زیادہ قبول کرنا رحم اور شفقت سے کیا گیا ہے۔ ورنہ اس کے رحم کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ مگر بہت ہوتے ہیں جو اس فضل کو بھی نظرانداز کر دیتے ہیں۔ باقی دنوں میں تو اس لئے فائدہ نہیں اٹھاتے کہ وہ رمضان نہیں اور رمضان میں اس لئے کہ توفیق نہیں ملتی۔ اس طرح اور دنوں میں تو اس لئے دعا نہیں کرتے کہ جمعہ نہیں۔ اور جمعہ کو اس لئے کھو دیتے ہیں کہ ان کو دعا سے مس نہیں۔ پھر دن کو اس لئے کھوتے ہیں کہ راتیں قبولیت دعا کے لئے زیادہ موزوں ہیں اور رات سے اس لئے فائدہ نہیں اٹھا سکتے کہ نیند کو نہیں چھوڑ سکتے۔ غرض ایک وقت کو دوسرے پر ٹالتے ہیں اور دوسرے میں اس لئے کچھ حاصل نہیں کر سکتے کہ محنت سے جی چراتے ہیں۔"

محنت سے جی چراتے ہوئے نہ وہ دنیوی کاموں میں کامیاب ہوتے ہیں اور نہ دینی کاموں میں۔ آخر وہ کون سا کام ہے جو محنت کے بغیر سرانجام پا سکتا ہے۔ محنت تھوڑی ہو یا زیادہ۔ محنت اس وقت ہوتی ہے جب دل مائل ہو۔ دل مائل نہ ہو تو محنت کرنے کا خیال ہی نہیں آسکتا۔ اور دل کو مائل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان جو کام کرنا چاہتا ہے اس کے نتائج سے واقف ہو اور اس کے نتائج کی وہ ضرورت سمجھے۔ اگر انسان کسی بات کے نتیجہ کو تو جانتا ہے لیکن وہ اس نتیجہ کو اہمیت نہیں دیتا تو یقیناً اس کی طرف اس کا دل بھی مائل نہیں ہو گا اور وہ محنت کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہو گا۔ اگر انسان جانتا ہو کہ دعا اس کے لئے کیا کچھ کر سکتی ہے اور جو کچھ دعا کر سکتی ہے اس کی اسے حقیقی طور پر ضرورت ہے۔ تو وہ یقیناً عام اوقات میں بھی دعا کرے گا اور ان اوقات میں بھی جو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اس پر فضل کرتے ہوئے اس کے لئے مقرر کئے ہیں بلکہ ان مقرر کردہ اوقات میں وہ زیادہ جایا کرے گا۔ اس لئے کہ وہ دعا کے نتیجہ کو جانتا ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ اس نتیجہ سے اسے فائدہ ہو گا۔ پس یہ بات نہایت اہم ہے کہ ہم ہر کام کے نتیجہ سے آگاہ ہوں۔ اس نتیجہ کی ہمارے دل میں خواہش پیدا ہو۔ وہ خواہش ہمارے دل میں میلان پیدا کرے اور یہ میلان ہمیں محنت کرنے پر مائل کر دے۔ اگر ایسا ہو تو ہم یقیناً دین میں بھی کامیاب ہو سکتے ہیں اور دنیا میں بھی۔ محنت سے جی چرانے کی عادت سے چھٹکارا حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔

ہر بلا سے پناہ مانگی ہے
نیک کاموں کی راہ مانگی ہے
داد دیتے ہو اور لوگوں کو
میں نے بھی "واہ واہ" مانگی ہے

ابو الاقبال

O

آتی ہے زباں پر جو دعا دل کی صدا ہے
اور اس کا اثر حاصلِ انعامِ خدا ہے

تمہید ہے یہ ایک نئے دَور کی لیکن
گذرا ہوا دَور اس سے الگ ہے نہ جدا ہے

ہر شخص کی آنکھوں میں محبت کی چمک ہے
ماحول میں اِک جلوۂ فطرت کی ضیاء ہے

کام آتی ہیں ہر حال میں قدرت کی پناہیں
اور خوبیٔ کردار کا یہ ایک صلہ ہے

اللہ کی رحمت کا ہر اِک لمحہ طلبگار
ہر گام مبارک ہے جو اس رہ پہ چلا ہے

ہوں قلب و نظر آپ کے ایمان سے معمور
تقویٰ کو سمجھ جائیں کہ یہ راہنما ہے

جو وقف ہو مولا کے لئے اس کو خطر کیا
جو دوشت ہو غالب کا وہ کب کس سے دبا ہے

گذران تو ہر طرح سے ہو جاتی ہے اے دوست
اوروں کے لئے جینے میں جینے کا مزہ ہے

مرکز ہے نسیم آج وسیم اپنی دعا کا
سایہ ہو مدام اس کے گھرانے پہ خدا کا

نسیم سیفی

خدا ایک پیارا خزانہ ہے اسکی قدر کرو

تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے بندے اس کے تمام احکام کی اطاعت کرتے ہیں

وہ خرچ کرنے میں نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی بخل

(خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرمودہ ۷ جنوری ۱۹۱۶ء)

اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی تعریف بیان فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ وہ یوں کیا کرتے ہیں۔ یوں تو بہت سے لوگ ہیں جو بڑے شوق سے اپنے لڑکے کا نام عبد الرحمٰن رکھتے ہیں اور بہت ہیں کہ جب ان سے پوچھا جائے کہ کون ہو تو بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ "ہم اللہ کے بندے ہیں" اور لوگوں کے دعویٰ کرنے کو چھوڑ دو واقعہ میں بھی سب لوگ خدا ہی کے بندے ہیں اور جتنی بھی چیزیں دنیا کی ہیں خواہ وہ انسان ہیں یا حیوان۔ چرند یا پرند۔ سب خدا ہی کے بندے ہیں کیونکہ وہ کون سی چیز ہے جو خدا کے سوا کسی اور نے پیدا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی سب کو پیدا کیا ہے۔ پس اس لحاظ سے سب خدا ہی کے بندے ہیں پھر اس لحاظ سے کہ خدا ہی سب کو قائم رکھنے والا ہے اور اسی کے اختیار میں ہر ایک جاندار اور بے جان کا قائم رکھنا ہے۔ اسی کے بندے ہیں۔ پھر اس لحاظ سے بھی کہ ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کی فرمانبرداری کرتی ہے گو خدا کو بھی بعض لوگ نہیں مانتے مگر جو اس کے قوانین ہیں ان سے ذرہ بھر نکلنا بھی کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کی بھی طاقت میں نہیں ہے۔ مثلاً آنکھوں سے دیکھنا اور کانوں سے سننا خدا تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ اب یہ کوئی نہیں کر سکتا کہ آنکھوں سے سننے کا کام لے اور کانوں سے دیکھنے کا تو خدا کے قانون سے کوئی نہیں نکل سکتا۔ اس لئے بھی سب عباد الرحمٰن ہیں۔ لیکن باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بار بار فرمایا ہے کہ عباد الرحمٰن بن جاؤ۔ چنانچہ پاک روحوں کے لئے فرماتا ہے (-) میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ حالانکہ اس سے پہلے بھی وہ خدا تعالیٰ کے بندے تھے۔ کیونکہ خدا ہی نے ان کو پیدا کیا تھا خدا ہی ان کا رازق تھا۔ خدا ہی ان کا مالک تھا۔ خدا ہی ان کو قائم رکھتا تھا۔ پھر (میرے بندوں میں داخل ہو جا) جو فرمایا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا بندہ ہونا دو رنگ میں ہوتا ہے۔ غرض ایک لحاظ سے تو تمام انسان خدا کے بندے ہیں لیکن ایک لحاظ سے بعض بندے ہوتے ہیں اور بعض نہیں ہوتے۔ اس لحاظ سے تو خدا کے بندے وہ کہلاتے ہیں جو اس کے تمام احکام کی فرمانبرداری اور اطاعت کرتے ہیں۔ اور جو نہیں کرتے وہ اس لحاظ سے خدا کے بندے نہیں ہوتے بلکہ شیطان کے بندے ہوتے ہیں اپنے نفس کے بندے ہوتے ہیں اور انسانوں کے بندے ہوتے ہیں۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی تعریف فرمائی ہے اور یہاں وہی لوگ مراد ہیں جن کا ذکر (میرے بندوں میں داخل ہو جا) میں ہے۔ اور یہاں عبد سے مراد عابد ہے۔ غرض ان آیات میں عباد الرحمٰن کی کچھ باتیں خدا تعالیٰ نے بتائی ہیں کہ جن میں وہ پائی جائیں وہ عباد الرحمٰن ہوتے ہیں۔ اس وقت میری غرض ان میں سے ایک بات کو بیان کرنا ہے جو سب سے آخری آیت میں بیان فرمائی ہے خدا تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی ایک تعریف یہ فرمائی ہے کہ (-) جب وہ انفاق یعنی خرچ کرتے ہیں تو یہ دو باتیں ان کے مدنظر ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ (-) خرچ کرنے میں اسراف نہیں کرتے۔ دوئم (-) بخل نہیں کرتے۔ مال کو جمع نہیں کرتے۔ قتر کے معنی مال کے جوڑنے اور جمع کرنے کے ہیں۔ قاتر وہ جو مال کو جمع کرتے رہتے ہیں۔ جمع کرنے سے ہی بخل کے معنے لئے گئے۔ کیونکہ انسان مال جمع تبھی کر سکتا ہے جب خرچ نہ کرے اور اسی کو بخیل کہتے ہیں پس قاتر کے اصل معنے یہ ہیں کہ جو مال جمع کرے اور ان لوگوں پر خرچ نہ کرے۔ جن پر خرچ کرنا اس کے ذمہ ہے۔

اس آیت میں خرچ نہ کرنے والے کی نسبت خدا تعالیٰ نے کیا عجیب لفظ رکھا ہے یہ نہیں فرمایا کہ وہ جو اپنے رشتہ داروں اور محتاجوں وغیرہ پر خرچ نہیں کرتا۔ وہ برا ہے کیونکہ جس کے پاس مال نہ ہو۔ وہ بھی تو خرچ نہیں کرتا۔ پھر کیا وہ خدا کے بندوں سے نکل جائے گا۔ مثلاً ایک شخص خود بھوکا ہے اس سے کوئی محتاج آکر مانگتا ہے کہ مجھے کھانے کو دو۔ لیکن وہ کچھ نہیں دیتا۔ تو کیا ایسا آدمی بھی خدا کے حضور بخیل ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ نہیں۔ ہاں ایک ایسا شخص جس کے پاس دینے کے لئے ہے مگر نہیں دیتا۔ وہ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک ملزم ہے تو یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ عبد الرحمٰن نہیں ہوتا جو خرچ نہیں کرتا۔ بلکہ قتر کا لفظ رکھا جس کے معنے ہیں مال جمع کرنے کے۔ اور قاتر اس کو کہتے ہیں جو مال جمع کرے اور رشتہ داروں مسکینوں اور محتاجوں پر خرچ نہ کرے۔ پس اس ایک ہی لفظ میں یہ بھی بتا دیا۔ کہ جس کے پاس مال نہ ہو۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ اعتراض صرف اس پر ہے جس کے پاس مال ہے اور وہ بجائے حاجت مندوں پر خرچ کرنے کے اسے جوڑتا ہے۔ اسی طرح اس لفظ کے ذریعہ سے یہ بھی بتا دیا کہ خالی مال جوڑنا منع نہیں بلکہ اگر کسی شخص کے پاس اس قدر مال ہو کہ وہ ان لوگوں پر خرچ کرنے کے بعد جن کا خرچ اس کے ذمہ ہے اور غرباء کی مدد کرنے بعد بھی مالدار ہے تو اس کا مال جمع کرنا گناہ نہیں۔ خیر اس جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی عبد الرحمٰن بننا چاہے تو اس کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ اپنا مال خرچ کرتے وقت دو باتوں کا لحاظ کرے۔ اول یہ کہ وہ اپنے مال میں اسراف نہ کرے۔ اس کا کھانا صرف تکلف اور مزے کے لئے نہیں ہوتا۔ بلکہ قوت طاقت اور بدن کو قائم رکھنے کے لئے ہوتا ہے اس کا پہننا آرائش کے لئے نہیں ہوتا بلکہ بدن کو ڈھانکنے اور خدا تعالیٰ نے جو اسے حیثیت دی ہوتی ہے اس کے محفوظ رکھنے کے لئے ہوتا ہے۔ چنانچہ صحابہؓ کا طرز عمل بتاتا ہے کہ وہ اسی طرح کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ ایک دفعہ شام کو تشریف لے گئے تو وہاں بعض صحابہ نے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ (ریشمی کپڑوں سے مراد وہ کپڑے ہیں جن میں کسی قدر ریشم تھا۔ ورنہ خالص ریشم کے کپڑے سوائے کسی بیماری کے پہننے مردوں کو منع ہیں) آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ ان لوگوں پر خاک پھینکو اور ان سے کہا کہ تم اب ایسے آسائش پسند ہو گئے ہو کہ ریشمی کپڑے پہنتے ہو۔ اس پر ان میں سے ایک نے اپنا کرتا اٹھا کر دکھایا تو معلوم ہوا کہ اس نے نیچے موٹی اون کا سخت کرتا پہنا ہوا تھا۔ اس نے حضرت عمرؓ کو بتایا۔ کہ ہم نے ریشمی کپڑے اس لئے نہیں پہنے کہ ہم ان کو پسند کرتے ہیں بلکہ اس لئے کہ اس ملک کے لوگوں کی طرز ہی ایسی ہے اور یہ بچپن سے ایسے امراء کو دیکھنے کے عادی ہیں جو نہایت شان و شوکت سے رہتے تھے۔ پس ہم نے بھی ان کی رعایت سے اپنے لباسوں کو ملکی سیاست کے طور پر بدلا ہے۔ ورنہ ہم پر ان کا کوئی اثر نہیں۔ پس صحابہؓ کا عمل بتاتا ہے کہ اسراف سے کیا مراد ہے اس سے یہی مراد ہے کہ مال ایسی اشیاء پر نہ خرچ کرے جن کی ضرورت نہیں اور جن کا مدعا صرف آرائش و زیبائش ہو۔

غرض خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ عباد الرحمٰن وہ ہوتے ہیں جو اپنے مالوں میں اسراف نہ کرتے ہوں وہ اپنے مالوں کو ریا اور دکھاوے کے لئے خرچ نہ کرتے ہوں بلکہ فائدہ اور نفع کے لئے صرف کرتے ہوں۔ پھر اپنے مالوں کو ایسی جگہ دینے سے نہ روکیں جہاں دینا ضروری ہو اور ان کا قوام ہو یعنی درمیانی ہو۔ نہ اپنے مالوں کو اس طرح لٹائیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت نہ ہو۔ اور نہ اس طرح روکیں کہ جائز حقوق کو بھی ادا نہ کریں۔ یہ دو شرطیں عباد الرحمٰن کے لئے مال خرچ کرنے کے متعلق ہیں لیکن بہت لوگ ہیں جو یا تو اسراف کی طرف چلے جاتے ہیں یا بخل کی طرف۔

اسراف کی مرض اس زمانہ میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔ بخل کی مرض بھی ہے۔ مگر یہ (ایمان لانے والوں) میں کم ہے اور آج کل تو (ایمان لانے والوں) کی تعریف اور علامت ہی یہی مقرر کی گئی ہے۔ کہ جو کچھ اس کے پاس آتا ہو کھا پی جائے اور جس قدر مال اس کے پاس ہو سب خرچ کر دے۔ بخل ہنود کی طرف منسوب کیا جاتا ہے مگر (صاحب ایمان) وہی سمجھا جاتا ہے جو دین و دنیا کے لئے کچھ نہ بچائے اور سب کچھ کھا جائے۔ لیکن کیا الٹ بات ہے۔ ادھر قرآن کریم تو کہتا ہے کہ (صاحب ایمان) وہ ہے جو اسراف نہ کرے مگر آج کل (صاحب ایمان) وہ سمجھا جاتا ہے جو سب کچھ بیچ کر کھا جائے۔ جتنا کوئی زیادہ اسراف کرتے اتنا ہی ولی اللہ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (صاحب ایمان) وہ ہوتا ہے جو کبھی اسراف نہیں کرتا۔ مگر اس زمانہ میں بہت لوگ ایسے ہیں کہ جتنی ان کی آمدنی نہیں ہوتی اس سے زیادہ خرچ کر دیتے ہیں اور بہت ایسے ہیں کہ جب ان کو کہا جائے کہ تم اپنی بیوی بچوں کو کیوں خرچ نہیں دیتے تو کہہ دیتے ہیں کہ تنخواہ تھوڑی ہے ہم شریف آدمی ہیں اپنے اخراجات چلائیں یا ان کو دیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اسی کا نام شرافت ہے تو پندرہ کروڑ تنخواہ والا بھی بیوی بچوں کے لئے کچھ نہیں بچا سکتا۔ کیونکہ یورپ نے عیش و عشرت کے سامان اس کثرت سے پیدا کر دیئے ہیں کہ جس قدر بھی روپیہ ہو بہت جلدی صرف ہو جاتا ہے لیکن وہ لوگ جو بیوی بچوں کے لئے خرچ کرنے والے ہوتے ہیں وہ تو دس دس اور پندرہ پندرہ روپے کے ملازم ہو کر بھی کرتے ہیں اور جو نہیں کرنا چاہتے وہ سینکڑوں روپیہ کی آمدنی کے ہوتے ہوئے بھی نہیں کرتے۔ اور دوسرے ہی فضول اخراجات میں روپیہ کو ضائع کر دیتے ہیں۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) سنایا کرتے تھے کہ ایک شخص کو اپنے باپ کی بہت سے دولت مل گئی اس نے اپنے دوستوں اور آشناؤں کو بلا کر پوچھا کہ مجھے دولت کو خرچ کرنے کا طریق بتاؤ۔ کسی نے کچھ بتایا کسی نے کچھ۔ لیکن اسے کوئی پسند نہ آیا۔ ایک دن وہ بازار سے گذر رہا تھا کہ بزاز کے کپڑے پھاڑنے کی اسے آواز آئی۔ جس کو اس نے بہت پسند کیا اور اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ میرے سامنے کپڑے کے تھان لا کر پھاڑا کرو۔ اس طرح اس نے کپڑے پھڑوانے شروع کئے اور چر چر کی آواز سننے لگا اور ہزارہا روپیہ اس پر خرچ کر دیا تو خرچ کرنے کے لئے تو وہ بھی

کہتا تھا کہ کپڑے پھٹنے کی بڑی مزیدار آواز ہے۔ جو کانوں کو بہت بھلی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن کیا یہ بھی کوئی خرچ کرنا تھا۔ پس کسی مال کو ناجائز اور فضول طور پر خرچ کرنا کوئی بھی مشکل کام نہیں ہے اگر کسی کے پاس کروڑوں کروڑ روپیہ بھی ہو تو وہ بھی سب کچھ خرچ کر کے کنگال اور نادار بن سکتا ہے اور ایسا اکثر دنیا میں ہوتا ہے۔ ہاں روپیہ کا جائز طور پر اور ٹھکانے سر خرچ کرنا مشکل ہے اور بہت مشکل ہے۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) کا یہ قول ہے کہ روپیہ کمانا آسان ہے مگر خرچ کرنا بہت مشکل ہے۔ واقعہ میں یہ بہت ہی سچا قول ہے۔ دنیا میں بہت لوگ ہیں جو بہت بہت روپیہ کماتے ہیں۔ لیکن انہیں خرچ کرنا نہیں آتا اسی لئے کنگال ہی رہتے ہیں اور بہت ایسے ہیں جو کم کماتے ہیں مگر چونکہ انہیں خرچ کرنا آتا ہے اس لئے آسودہ رہتے ہیں۔

غرض (ایمان والوں) میں یہ ایک بہت بڑی مرض ہے اور یہ مرض یہاں بھی بعض لوگوں میں ہے یہاں ایک شخص نے لڑکوں کے افسر کو کہا تھا کہ میرا لڑکا جو خرچ کرنے کے لئے مانگے اسے دے دینا۔ اور دکانداروں کو بھی کہہ گیا کہ کوئی چیز مانگے تو دے دینا اس لڑکے نے بیس روپیہ کی ایک مہینہ میں فرنی وغیرہ ہی کھالی۔ اس قسم کے بہت سے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کہ لڑکے بہت زیادہ فضول خرچی کرتے ہیں۔ شاید دکاندار ایسے لڑکوں کے ساتھ یہ برادرانہ محبت سمجھ کر کرتے ہوں۔ مگر میں تو کہتا ہوں۔ یہ برادران یوسف کا سلوک ہے۔ وہ بھی اپنے بھائی کو بیچ کر کھا گئے تھے اور اس قسم کے لوگ بھی بیچ کر کھا جانا چاہتے ہیں اور کوئی محبت اور برادرانہ ہمدردی نہیں کرتے۔ برادرانہ سلوک تو یہ ہے کہ کھانے والوں کو مفت دیں اور ان سے کچھ نہ لیں لیکن اس طرح کرنا کہ پہلے دیتے جانا اور پھر قیمت لینے کے لئے اس کے پیچھے پڑنا کوئی ہمدردی نہیں ہے گو بعض لوگ جو غریب ہیں انہیں ادھار لینا پڑتا ہے اور انہیں دینا چاہئے لیکن ایسی صورت میں جبکہ ان کے گھر آٹا نہ ہو اور وہ فاقہ کشی کر رہے ہوں یا کپڑا نہ ہو اور سخت حاجتمند ہوں۔ یا اور کوئی ایسی ہی ضروری بات ہو۔ ایسا دیا ہوا قرض اگر کوئی ادا نہ کر سکے تو دوسرے ادا کرنے کی طرف توجہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی کسی کو مٹھائی کھلاوے اور پھر ایسے قرض کے لئے چارہ جو ہو تو کسی کو کیا ضرورت ہے کہ اس کا قرض ادا کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسراف نہ کرو۔ اس لئے اسراف کرنا اور اسراف کرنے والے کی مدد کرنا دونوں گناہ ہیں مثلاً جیسا شراب پینے والا گنہ گار ہے ایسا ہی پلانے والا بھی گنہ گار ہے۔ جو دکاندار قرض پر مٹھائی دے کر دوسرے کو مسرف بناتا ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے خود مٹھائی کھلائی ہے۔ اس شخص نے مانگی۔ میں نے دے دی۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ میں نے خنزیر خود نہیں کھایا بلکہ اور کو کھلایا ہے تو کیا کھلانے والا بدتر نہیں ہوگا۔ ضرور ہوگا۔

میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگوں میں ابھی تک اسراف کی مرض چلی آتی ہے لیکن یہ لطف کی بات ہے کہ اسراف کرنے والوں کا پتہ دیر سے معلوم ہوتا ہے۔ مگر بخل کرنے والے پر بہت جلدی آوازے کسے جاتے ہیں۔ اسراف کرنے والے کے ساتھی پہلے پہلے اسے کوئی ہدایت نہیں کرتے لیکن جب وہ تباہ ہو چکتا ہے تو وہ بھی کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ اس نے احتیاط نہیں کی۔ ان سے کوئی پوچھے کہ اب جو تم یہ کہتے ہو پہلے اس کے ساتھ کیوں شامل ہوتے تھے۔ ایسی باتوں پر بولنے کی مجھے تو عادت نہیں۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) تو عام طور پر یہ کہہ دیا کرتے تھے۔ لیکن میں انتظار کرتا ہوں۔ اور کرنے والے کو کسی رنگ میں سمجھا دیتا ہوں پھر انتظار کرتا ہوں شائد بعض لوگ یہ جانتے ہوں کہ مجھے ان کے حالات کا پتہ نہیں لیکن خدا کے فضل سے مجھے ان کی نسبت اتنا پتہ ہوتا ہے اگر انہیں اس کا پتہ ہو جائے تو حیران ہو جائیں۔ بہت لوگ ہیں جن کی عادتیں جتنی مجھے معلوم ہیں۔ اتنی انہیں خود بھی نہیں۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) ایسے معاملات میں خاموش رہا کرتے تھے یہی بات مجھے پسند آئی ہے۔ اس لئے میں اسی کی پیروی کرتا ہوں۔

پس تم لوگوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ خود اسراف سے بچو اور دوسروں کو بچاؤ حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) ہمیشہ فرماتے تھے کہ ایسی چیزیں جن کا انسان محتاج نہیں مثلاً مٹھائی وغیرہ کسی کو قرض نہیں دینی چاہئے۔ لیکن اب تک بعض لوگوں کو نصیحت نہیں حاصل ہوئی اب میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا آدمی ہے جو مصیبت میں ہے تو اسے قرض بے شک دو۔ یہ اچھا کام ہے مثلاً کوئی آٹے والا ہے یہ کسی غریب اور مفلس کو آٹا قرض دیتا ہے تو وہ قابل تعریف ہے کیونکہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی کپڑے والا کسی ایسے آدمی کو کپڑا قرض دیتا ہے جو کمانے والا ہے تو وہ قابل شکریہ ہے اس کا قرضہ اگر وہ ادا نہ کر سکے تو دوسروں کا فرض ہے کہ اس کی جگہ ادا کر دیں اسی طرح اگر کوئی اور ضروری چیز قرض دیتا ہے تو اچھا کرتا ہے۔ لیکن ایسی اشیاء جیسے مٹھائی اور دودھ ہے قرض دینا دوسرے کو اسراف کی عادت ڈالنا ہے۔ ایسا مت کرو کیونکہ اس کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکلا اور وہ جو اسراف کراتا اور دوسرے پر بوجھ لادتا ہے وہ بھی اچھا نہیں کرتا۔

خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو اسراف اور بخل دونوں سے بچائے اور ان کے درمیانی راستہ پر چلنے کی توفیق دے۔

(فرمودہ ۷- جنوری ۱۹۱۶ء)

☆ "برے مزاح کے خلاف (واقفین نو) بچوں کے دل میں بچپن سے ہی نفرت اور کراہت پیدا کریں"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

مولانا محمد اسماعیل منیر سیکرٹری حدیقتہ المبشرین

دعا کے متعلق چند پہلو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کا خلاصہ آپ کے اپنے الفاظ میں)

دعا کی ضرورت:۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔

دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔

دعا کی فرضیت کے چار سبب ہیں۔ ۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو۔ ۲۔ دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔ ۳۔ علم اور حکمت زیادت پکڑے۔ ۴۔ معرفت الٰہی ترقی کرے۔

دعا کی حقیقت:۔ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔

سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالیٰ بھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے........ اور اسی وقت سے ایک نور کی تجلی اس کے دل میں شروع ہو جاتی ہے........ جب دعائیں انتہا تک پہنچتی ہیں تو ایک شعلہ نور کا اس کے دل پر گرتا ہے جو اس کی ساری خباثتوں کو جلا کر تاریکی دور کر دیتا اور اندر ایک روشنی پیدا کرتا ہے۔

قبولیت دعا کے لوازمات:۔ قبولیت دعا کے واسطے چار شرطوں کا ہونا ضروری ہے۔ ۱۔ اتقا ہو۔ ۲۔ دل میں درد ہو۔ ۳۔ وقت اصفیٰ میسر آوے۔ ۴۔ پوری مدت دعا کی حاصل ہو یہاں تک کہ خواب (-) سے اللہ تعالیٰ خبر دے۔ محبت واخلاص والے کو جلدی نہیں چاہئے بلکہ صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہئے........ دیکھو ابراہیم علیہ السلام نے بھی ایک دعا کی تھی کہ اس کی اولاد میں سے عرب میں ایک نبی ہو۔ پھر کیا وہ اسی وقت قبول ہو گئی تھی...... ایک عرصہ دراز تک کسی کو خیال بھی نہیں آیا کہ اس دعا کا کیا اثر ہوا لیکن رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی صورت میں وہ پوری ہوئی اور پھر کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

دعاؤں کی قبولیت کے لئے اس روحانی حالت کی ضرورت ہے جس میں انسان نفسانی جذبات اور میل غیر اللہ کا چولہ اتار کر اور بالکل روح ہو کر خدا تعالیٰ سے جا ملتا ہے........ ایسا آدمی گویا خدا کی شکل دیکھنے کے لئے ایک آئینہ ہوتا ہے........ اس کی دعائیں اس کثرت سے منظور ہوتی ہیں کہ گویا دنیا کو پوشیدہ خدا دکھا دیتا ہے۔

دعا کی تاثیرات:۔ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفاء اس کے ذریعہ ملتی ہے دنیا کی تنگیاں، مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچا لیتی ہے....... خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے۔ جن امراض کو اطباء اور ڈاکٹر لاعلاج کہہ دیتے ہیں۔ ان کا علاج بھی دعا کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے........ دعا کے ذریعہ سے عمریں بڑھ جاتی ہیں..... جب دلائل اور حجج کام نہیں دیتے تو..... آخری حربہ دعا ہوتی ہے۔

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔

قبولیت دعا کے آثار:۔ دعا کے لئے اصول ہیں..... خدا کبھی اپنی منواتا ہے اور کبھی (صاحب ایمان) کی مانتا ہے...... وہ دعا تو قبول کر لیتا ہے اور جو دعا کرنے والے کے لئے مفید ہوتا ہے وہ اسے عطا کرتا ہے....... پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب....... دعا کی جاتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ صباح الدین احمد

سلامت باشید (سلامت رہو)

یہ فقرہ "آپ پر سلامتی ہو" نیک تمنا ہے جذبہ٫ خیر سگالی ہے اور ایک دعا ہے۔ عجیب جملہ ہے اگر صرف سطحی طور پر کہا گیا ہو تو ایک رسم ہے اگر دل کی گہرائیوں سے بولا جائے تو کایا پلٹ ہے۔ جو شخص بھی اسی جملہ کو پورے خلوص سے کہتا ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ایک شہادت ہے کہ اس کا دل ہر اس شخص کے لئے صاف ہے جس کو بھی اس نے یہ دعا دی ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ شخص کسی بھی کینہ کسی قسم کی رنجش یا کسی طرح کے بغض یا حسد یا دشمنی سے مبرا ہے تیسرے یہ کہ اس شخص کے دل میں نفاق نہیں کہ وہ کہتا کچھ ہے اور کرتا یا چاہتا کچھ اور ہے۔ بلکہ اس کا قلب صافی پورے خلوص نیت سے دعا دے رہا ہے اور اسی خلوص نیت کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ دعا اپنا اثر دکھاتی ہے اور اگر دوسری طرف سے بھی اسی قسم کی خیر سگالی کا اظہار ہوتا ہے تو سمجھیں کہ کام بن گیا۔ دعا کے جواب میں دعا اور وہ بھی خلوص نیت اور دل کی گہرائیوں سے دین و دنیا کی خیر خواہی کا پتہ دیتی ہے۔ رب کریم کے خاص فضلوں اور رحمتوں کے کشش کا باعث ہوتی ہے جس کی وجہ سے معاشرہ میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ آپس کی کدورتیں مٹ جاتی ہیں دشمنیاں دوستیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ حسد جذبہ رشک کی صورت میں اجاگر ہوتا ہے۔ امن خون خرابے کی جگہ لیتا ہے۔ انسانیت کی تذلیل و تحقیر اس کے تفاخر و توقیر میں بدل جاتی ہے۔ دوستی امن اور آشتی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ شیر اور بکری ایک گھاٹ میں پانی پیتے ہیں چور کا ڈر ہوتا ہے اور نہ ڈاکو کا خطرہ اچکے کا کھٹکا ہوتا ہے اور نہ دھوکا کا موقع۔ یہ چھوٹا سا جملہ ایک انسان کی کایا پلٹ سکتا ہے۔ ایک معاشرہ کو صحیح رنگ میں فطرت پر مبنی انسانی معاشرہ بنا سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جب ہم یہ جملہ ادا کریں تو بطور دعا ادا کریں اور یہ دعا پورے خلوص سے دل کی گہرائیوں سے دیں۔

ہمیں چاہئے کہ اس دعائیہ جملہ کو ہم زیادہ سے زیادہ رواج دیں اس کو پھیلائیں ہمارے بزرگوں کا ہمیں یہی حکم ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ہم اس دعا کو خرچ کریں۔ یاد رہے کہ نیکی خرچ کرنے سے بڑھتی رہے۔ وہ پھل لاتی ہے اور اپنی اصل سے بہت بڑھ کر پھولتی پھلتی ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ ہمارے معاشرہ میں اس دعا کا بہت رواج ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارا معاشرہ ماحول میں بہت مختلف ہے۔ ایک واقعہ یاد آیا ہے کہ اس میں وقت طالب علم تھا رخصتوں میں ربوہ سے لاہور گیا لاہور راہ چلتے ایک سڑک پر ایک عمر رسیدہ باریش بزرگ نظر آئے ربوہ کے ماحول کی عادت کی وجہ سے سلام عرض کیا وہ فوراً کھڑے ہو گئے اور مجھے پکارا جب میں واپس آیا تو فرمانے لگے صاحبزادے میں نے تمہیں پہچانا نہیں اپنا تعارف تو کروا دو میں نے عرض کی کہ میں نے تو آپ کو عمر میں بڑا اور بزرگ جان کر سلام کیا ہے کیا میں غلطی پر ہوں؟ انہوں نے کہا کہ بچے تم کس جگہ سے آئے ہو۔ میں نے کہا ربوہ کا رہنے والا ہوں اور احمدی ہوں۔ بہت خوش ہوئے کہ تمہارا ماحول ایسا ہے اور کہنے لگے کہ مجھے افسوس ہے کہ ہمارے معاشرہ میں ایسی کوئی بات نہیں اگر یہ بات پیدا ہو جائے تو معاشرہ میں سکون ہو جائے اور آپس میں محبت و اخوت پیدا ہو پھر وہ دعا دیتے ہوئے آگے روانہ ہوئے۔

پچھلے دنوں ایک اور واقعہ پیش آیا مجھے اسلام آباد جانا ہوا۔ فجر کے بعد عموماً سیر کے لئے جانا ہوتا تھا۔ جو صاحب بھی راستہ میں سیر کرتے نظر آتے میں انہیں سلامتی کی دعا دیتا۔ ایک صاحب سے کئی روز بڑی باقاعدگی سے ٹکراؤ ہوتا رہا۔ ایک روز کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے "آپ کو مجھ سے کوئی کام ہے تو بلا جھجک کہہ دیں اب ہماری کافی واقفیت ہو چکی ہے" میں نے کہا کہ جناب نہ میں آپ کو جانتا ہوں اور نہ مجھے آپ سے کوئی کام ہے میں تو ویسے ہی آپ کو پاکستانی باشندہ سمجھتے ہوئے سلام کہتا ہوں۔ وہ کہنے لگے عجیب بات ہے میں اسلام آباد میں ایک اعلیٰ افسر ہوں مجھے تو کوئی بغیر غرض کے سلام نہیں کرتا یہاں ہمارے معاشرہ میں سلام سے مراد کوئی مطلب ہے۔ آپ پہلے آدمی دیکھے ہیں کہ جس کو کوئی غرض نہیں۔ پھر ان سے تعارف ہوا وہ ہمارے معاشرہ کو قابل تقلید قرار دیتے ہوئے آگے روانہ ہوئے۔ اس طرح اسلام آباد میں ایک اور صاحب ریٹائرڈ کرنل شاہنواز صاحب سے ایک فنکشن میں ملاقات ہوئی سلام دعا کے بعد کہنے لگے آپ لوگ کچھ اور طرح کی مخلوق ہیں میں نے کہا کہ وہ کیسے؟ فرمانے لگے میں سمجھتا تھا کہ یہ کوئی چکر معلوم ہوتا ہے لیکن ان کو کسی غرض سے امریکہ جانے اتفاق ہوا جانے سے قبل جلدی میں اپنے گھر کا سودا نہ کر سکے کسی کے کہنے سے ایک احمدی پراپرٹی ڈیلر مکرم داؤد صاحب کے سپرد اپنا مکان کیا اور امریکہ روانہ ہو گئے۔ ان کو امریکہ اطلاع ملی کہ مکان فروخت کر کے رقم ان کے اکاؤنٹ میں جمع کروا دی گئی ہے۔ کئی سال بعد واپسی پر جن صاحب نے وہ مکان خریدا وہ ملے انہوں نے کرنل صاحب کو بتایا کہ ان کا مکان انہوں نے اس قیمت پر خریدا ہے۔ کرنل صاحب حیران ہوئے کہ اتنی ہی رقم ان کے اکاؤنٹ میں جمع کروائی گئی ہے۔ کرنل صاحب پراپرٹی ڈیلر صاحب کے پاس گئے ان سے کہا کہ آپ نے اپنا کمیشن کیوں نہیں کاٹا انہوں نے جواب دیا کہ آپ کی اجازت کے بغیر کس طرح کاٹ سکتے تھے۔ اس دیانتداری سے بھی بہت حیران ہوئے فرمانے لگے یہ سب آپ کے معاشرہ میں اسی قسم کی یعنی سلام وغیرہ کی نیکیوں کی وجہ سے ماحول سے نمایاں فرق ہے۔

اس دعا میں بہت تاثر ہے۔ سلام بہت سی کمزوریوں کا علاج ہے۔ جو اس کی حکمت کو سمجھتے ہیں وہ بار بار سلامتی کی دعا دے کر ثواب کماتے ہیں یہ دعا کسی طبقہ کے لئے مخصوص نہیں ہے بلا امتیاز رنگ نسل و مذہب و ملت اور طبقہ و ذات یہ دعا ہر کسی کو دعا جا سکتی ہے۔ اس سلامتی کی دعا کا مفہوم حسب ضرورت اور مخاطب کی حالت کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔

کبھی یہ دعا مریض کی صحت کی دعا کا رنگ اختیار کر لیتی ہے کبھی ضرورت مند کی ضرورت پورا ہونے کا مفہوم ادا کرتی ہے۔ کبھی درازیٔ عمر پر دلالت کرتی ہے کبھی امن و سکون کا مژدہ سناتی ہے کبھی ایمان و ہدایت کی خواہش بن جاتی ہے اور کبھی اطاعت و تابعداری اختیار کرنے کی رہنمائی کرتی ہے۔ اور کبھی کسی قسم کے شر سے بچنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

الغرض یہ سلامتی کی دعا کئی حکمتیں اپنے اندر رکھتی ہے اگر کوئی انسان صرف ایک نیکی ہی پیدا کر لے تو اور نیکیوں کے لئے یہ نیکی راستہ بنا سکتی ہے اس کے لئے خلوص اور نیک نیتی بنیاد ہے۔ یہی خلوص اور نیک نیتی ایمان اور تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔ جو انسان کو اخلاق کے اعلیٰ مدارج کی طرف لے کر جاتی ہے۔ اعلیٰ اخلاق کسی انسان کے اعلیٰ مقام کی طرف نشاندہی کرتے ہیں۔ جو تعلق باللہ کا باعث ہوتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نیکی کو اختیار کرنے اور اس کو پھیلانے اور معاشرہ میں پوری طرح رائج کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آصف محمود باسط

شعری ادب کا المیہ - ایک تجویز

چند ماہ ادھر لاہور کے ایک مشاعرے میں شریک ہونے کا موقعہ ملا۔ یہ مشاعرہ ملک کے سب سے مقبول روزنامے کی طرف سے ان کے دفتر کی وسیع و عریض عمارت کے ہال میں منعقد ہو رہا تھا۔ اور تقریب بہر ملاقات یوم اقبال کو بنایا گیا تھا۔ لیکن افسوس کہ اس مشاعرے میں منظوم کلام کے نام پر جو غیر منظوم کلام سماعت سے گزرا' اسے سن کر اقبال پر ترس آنے لگا۔ بعض شعراء نے بلاشبہ بہت اچھا کلام بھی پیش کیا مگر مشاعرے کی مجموعی حالت انتہائی افسوس ناک تھی۔ دل میں اس روزنامے اور اس کے ادارے کی جو قدر اور عزت تھی' وہ تو مجروح ہوئی ہی' مگر ساتھ ہی توجہ اس امر کی طرف بھی چلی گئی کہ ملک گیر سطح پر بلکہ جہاں جہاں اردو بولی جاتی ہے' مشاعروں میں ہم اپنی قومی زبان کے ساتھ یہی سلوک کر رہے ہیں۔ نہ تو مشاعرے میں شریک ہونے والے شعراء کے انتخاب میں کوئی معیار مدنظر رکھا جاتا ہے اور نہ سامعین کو مدعو کرنے میں۔ سامعین صرف اس شعر کو پسند کرتے ہیں جو ان کی عقل کی گرفت میں آئے اور ان کی عقل کی گرفت کتنی رہ گئی ہے' اس کا اندازہ ان اشعار سے لگایا جا سکتا ہے جن پر وہ داد دیتے دیتے قربان ہوئے جا رہے ہوتے ہیں۔ اس افسوس ناک حالت کی ذمہ داری سامعین پر تو بعد میں آتی ہے' پہلے اس کے ذمہ دار وہ شعراء اور ایسے مشاعروں کے منتظمین ہیں جن کی نظر میں شعر کا معیار اس سطح پر آ گیا ہے جس کے خلاف کبھی ترقی پسند تحریک چلائی گئی تھی۔ جس شعر میں گیسوؤں اور رخساروں کے ذکر کے علاوہ کچھ بھی نہ ہو' وہ ہمارے سامعین کی نظر میں بہترین شعر ٹھہرتا ہے۔ کہنے کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ شعر میں گیسوؤں رخساروں کا ذکر نہیں ہونا چاہئے۔ ضرور ہونا چاہئے بلکہ شعریت کا معیار ایسے ہی لطیف استعاروں سے ہے۔ لیکن مزا تب ہے جب یہ استعارے صرف اپنے لفظی مطالب تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ کسی مفہوم اور معنی تک پہنچنے کا راستہ دکھائیں۔ مثلاً غالب نے کہا ہے'۔

تُو اور آرائشِ خمِ کاکل
مَیں اور اندیشہ ہائے دُور دراز

یہ شعر جہاں اپنے اندر اور بہت سے مطالب رکھتا ہے۔ وہاں ہمیں شعریت کے بہترین معیار سے بھی روشناس کراتا ہے۔ یعنی حسن و جمال کا اس اس رنگ میں ذکر کیا جائے کہ انسانی ذہن اس کے ظاہر سے بھی لطف اندوز ہو اور ان الفاظ کو زینہ بنا کر اس بلندی تک پہنچنا بھی ممکن ہو جہاں اس کا باطن اپنا رنگ' اپنی بہار دکھاتا ہے۔ لیکن دونوں لحاظ سے مکمل ہو۔

ایسی مجالس میں جہاں شعراء کے کلام کی ایسی شعریت اور سامعین کی پسندیدگی کا ایسا معیار' جو آج کل ہے' سامنے آ جائے تو وہ ایسا شعر جو درحقیقت شعر ہوتا ہے۔ سنانا ممکن نہیں رہتا۔

ہماری قوم کے لئے یقیناً یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کہ اگر ہماری قومی زبان کے شعراء اور ان کے سامعین کا معیار اس درجہ تک آ پہنچا ہے کہ شاعر

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۹۲۶ میں حنیفہ بی بی زوجہ لطیف احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۱/۱ دارالفضل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۰-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی تین تولہ مالیتی۔ ۱۲۶۰۰ روپے۔ ۲۔ حق مہر بذمہ خاوند۔ ۴۰۰ روپے۔ ۳۔ نقد رقم۔ ۴۰۰۰ روپے۔ کل جائیداد۔ ۱۷۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حنیفہ بی بی ۲۱/۱ دارالفضل ربوہ گواہ شد نمبر۱ پیر نصیر احمد وصیت ۱۲۲۰۸۔ ۲۲/۱ دارالفضل ربوہ گواہ شد نمبر۲ رشید احمد ولد محمد عبداللہ ۲۶/۱ دارالفضل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۲۷ میں ریحانہ عاصم زوجہ عاصم احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر۔ ۲۵۰۰۰ روپے۔ ۲۔ زیورات طلائی ۱۶ تولہ مالیتی۔ ۵۱۲۰۰ روپے۔ ۳۔ چاندی کا سیٹ مالیتی۔ ۶۰۰ روپے۔ اور سنگر سلائی مشین مالیتی۔ ۱۰۰۰ (ایک ہزار روپے۔) کل جائیداد۔ ۷۷۸۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ریحانہ عاصم ۲۸۵ ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱ حفیظ اللہ خان وصیت نمبر ۲۸۰۹۱ گواہ شد نمبر۲ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳۔

مسل نمبر ۲۹۹۲۸ میں عرفان احمد خان ساجد ولد محمد اسلم خان صاحب قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عرفان احمد خان ساجد بمقام ڈیریانوالہ p.o خاص ضلع نارووال گواہ شد نمبر۱ حافظ حفیظ الرحمن وصیت نمبر ۲۵۶۳۴ مربی سلسلہ گواہ شد نمبر۲ محفوظ الحق میر ولد میر عبدالمجید صاحب ڈیریانوالہ ضلع نارووال۔

مسل نمبر ۲۹۹۲۹ میں صفیہ بیگم بیوہ محمد شریف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۵۰ ساکن ۲۱۔ محلہ دارالفتوح ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی وزنی آٹھ تولہ دوماشہ مالیتی۔ ۳۷۴۶۰ روپے۔ ۲۔ ترکہ خاوند مکان برقبہ ۱۰ مرلہ واقع نصرت آباد کا ۱/۸ حصہ۔ ۱۵۰۰۰ روپے۔ ۳۔ سلائی مشین مالیتی۔ ۱۰۰۰ ہزار روپے۔ اور حق مہر وصول شدہ ڈیڑھ صد روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صفیہ بیگم مکان نمبر ۲۱۔ محلہ دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر۱ ادریس احمد قمر پسر موصیہ گواہ شد نمبر۲ سعید احمد فروٹ مرچنٹ گولبازار ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۳۰ میں زاہدہ پروین زوجہ عبدالرحمن قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۹/۱۶ دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۰-۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر وصول شدہ۔ ۲۰۰۰ ہزار روپے۔ ۲۔ سونا وزنی ۷ تولہ مالیتی۔ ۳۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۲۰۰ روپے سالانہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زاہدہ پروین ۲۹/۱۶ دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۱ سردار محمد احمد صاحب درویش وصیت نمبر ۱۰۵۵۶ گواہ شد نمبر۲ عبدالرحمن عاجز وصیت نمبر ۲۶۱۶۱ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۳۱ میں ملک منظور احمد عمر ولد ملک منصور احمد عمر مربی سلسلہ قوم راجپوت کھوکھر پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک منظور احمد عمر ولد ملک منصور احمد عمر مربی سلسلہ کوٹھی نمبر ۴۲ گلی نمبر ۶ چک لالہ سکیم نمبر۲ ٹیپو روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر۱ ملک منصور احمد عمر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۶۵۵۱ والد موصی گواہ شد نمبر۲ شریف احمد اشرف مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۰۳۱۸۔

مسل نمبر ۲۹۹۳۲ میں امتہ الرؤف عامرہ بنت ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ قوم راجپوت کھوکھر پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ انگوٹھی طلائی وزنی ۳ رتی ۳ ماشہ مالیتی۔ ۱۵۳۰ روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم پندرہ ہزار جرمن مارک ابھی رخصتی نہیں ہوئی۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ ازوالد صاحب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرؤف عامرہ کوٹھی نمبر ۴۲ گلی نمبر۶ چک لالہ سکیم ۲ ٹیپو سلطان روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر۱ ملک منصور احمد عمر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۶۵۵۱ والد موصیہ گواہ شد نمبر۲ سید سعید الحسن مربی سلسلہ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۹۹۳۳ میں پیر محمد محی الدین شاہ ولد ڈاکٹر محمد نقی الدین قوم پیر پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۰-۱۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد پیر محمد محی الدین شاہ مکان نمبر ۳۲۴ گلی نمبر ۱۵ سیکٹر F-۱۰/۲ اسلام آباد گواہ شد نمبر۱ ڈاکٹر محمد نقی الدین وصیت نمبر ۱۹۴۴۳ والد موصی گواہ شد نمبر۲ شمیم احمد قاضی وصیت نمبر ۲۵۴۱۴ اسلام آباد۔

مسل نمبر ۲۹۹۳۴ میں طیب عرفان ولد خان محمد صاحب قوم سکانی بلوچ پیشہ ہومیو پیتھ دوکان پر کام کرتے ہیں عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مجاہد آباد کالونی ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ بائیسکل مالیتی۔ ۱۸۰۰ روپے۔ ۲۔ رنگین T.V مالیتی۔ ۱۳۵۰۰ روپے۔ ۳۔ گھڑی مالیتی۔ ۲۵۰ روپے۔ کل جائیداد۔ ۱۵۵۵۰ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۵۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طیب عرفان مجاہد آباد کالونی ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر۱ رفیق احمد نعیم چچازاد بھائی موصی گواہ شد نمبر۲ لقمان محمد برادر موصی ۲۵۱۳۳۔

مسل نمبر ۲۹۹۳۵ میں تہمینہ بشریٰ بنت منیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۶۶/W.B حال بیت الذکر احمدیہ لودھراں بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد بینک میں۔ ۴۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ تہمینہ بشریٰ نزد احمدیہ بیت الذکر لودھراں گواہ شد نمبر۱ منیر احمد وصیت نمبر ۲۴۳۰۵ چک ۳۶۶/W.B ضلع لودھراں گواہ شد نمبر۲ نثار احمد خان مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۹۹۵۹۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۴

ہے اور یا جواب دیتا ہے..... بات کر کے بتلا دیتا ہے...... مکالمات الہیہ میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی زبان پر کلام جاری کر رہا ہے اور وہ ایسی طاقت اور شدت سے ہوتی ہے جیسے ایک فولادی میخ دھنستی جاتی ہے ایسی لطافت ہوتی ہے کہ گویا خدا کا کلام ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کو اخلاص اور ایمان کے ساتھ دن میں دس مرتبہ بھی پکارو تو میں یقین رکھتا ہوں اور میرا اپنا تجربہ ہے کہ وہ دس دفعہ ہی آواز سنتا اور دس ہی دفعہ جواب دیتا ہے لیکن یہ شرط ہے کہ پکارے اس طرح پر جو پکارنے کا حق ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

جتنا بیہودہ سے بیہودہ تر شعر کہہ کر لائے سامعین مشاعرہ اتنا ہی غل غپاڑہ مچا کر داد دینے کے جدید طریقے ایجاد کریں۔ اگر حالت یہی رہی تو اردو ادب خصوصاً شعری ادب کا مستقبل غم ناک حد تک تاریک ہے۔ اور اس کا مداوا ہماری قوم کے صف اول کے مسائل میں سے ایک ہونا چاہئے۔ ممکن ہے اس سلسلہ میں کچھ ہو بھی رہا ہو لیکن چونکہ میرے علم میں نہیں کہ کیا ہو رہا ہے بلکہ کچھ ہو بھی رہا ہے یا نہیں' اس لئے ایک رائے جو میرے ذہن میں آتی ہے پیش کرتا ہوں۔

کیا یہ بہتر نہیں کہ مشاعروں کی روایت کو فی الحال ترک کر دیا جائے اور عوام کے شعری ذوق کو بلند کرنے کی کوشش کی جائے۔ انہیں بتایا جائے کہ جسے آپ شعر کہتے ہیں در حقیقت وہ شعر نہیں۔ اور پھر انہیں بتانے کے لئے کہ شعر کیا ہے' شعری نشستیں اور ادبی مجالس کا انعقاد عمل میں لایا جائے جو مشاعرے سے ملتی جلتی تو ہوں گی مگر صرف اس حد تک کہ شاعر پڑھے گا اور سامع سنے گا۔ اور یہ مشاعروں سے مختلف ہوں گی تو اس رنگ میں کہ ہم ان نشستوں میں ایک شاعر کا کلام سنیں گے۔ جو سامعین آنا چاہیں گے انہیں علم ہو گا کہ ہم جہاں جا رہے ہیں وہاں ہمیں کس سطح کا' کس رنگ کا کلام سننے کو ملے گا۔ جب ایک بار لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ ایسی مجالس میں کیا سننے کو ملتا ہے تو آئندہ وہی لوگ جانے کی زحمت کریں گے جو لفظ کی قدر و قیمت کو پہچانتے ہوں گے۔ ضروری نہیں کہ ایک نشست ایک ہی شاعر کے ساتھ رکھی جائے بلکہ بیک وقت دو یا تین شعراء کے ساتھ ایک نشست کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ اس میں شعراء کے کلام کا رنگ تو یقیناً مختلف ہو گا مگر لہر ایک ہی ہو گی اور سماعت اس بدلتے رنگ کو بغیر کسی شعوری کوشش کے جذب کرنے کی طاقت حاصل کر لے گی۔ اس طرح نیا کہنے والا بھی اس بات کو سمجھ سکے گا کہ شعر کیا ہے۔ ورنہ آج کل تو بعض شعراء کے بے وزن اشعار پر ان کے عامیانہ رنگ ڈھنگ کے سبب داد مل جاتی ہے اور وہ اسی چیز کو شعر سمجھ کر اسی نہج پر کہتا چلا جاتا ہے اور نتیجہ وہی نکلتا ہے جس پہ ہم نوحہ خوانی کر رہے ہیں۔

لہٰذا جب ایسی مجالس رواج پا جائیں گی' شعر اور شعر کے خالق کی وہ قدر و قیمت لوٹ آئے گی جو کبھی اس زمانہ میں تھی جس زمانہ میں مشاعروں نے اول اول رواج پایا تھا' تب ان مجالس کا دائرہ وسیع کیا جا سکتا ہے لیکن تب ان حدود کو مدنظر رکھ کر ان کا دائرہ وسیع کرنا ہو گا جن سے باہر نکل کر شعریت کی فضا ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن ایسا کرنا ایک انقلاب لانے کے مترادف ہے اور انقلاب تب آتا ہے جب کوشش میں سنجیدگی شامل ہو اور مقصد فائدہ مند۔

بقیہ صفحہ ۱

مقابلہ میں دوسرے کی ضروریات کا اندازہ کرتے وقت دھوکہ کھا جاتا ہے۔ اس لئے چاہئے کہ اپنے فوائد کو دوسرے میں ترجیح نہ دے۔ مگر جہاں جماعت کے فوائد کا سوال آ جائے۔ وہاں اپنے فوائد کو مقدم کرنا جرم ہے۔ قریب ہے کہ اس سے اتحاد ٹوٹ جائے۔ اور کام ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور جماعتیں معدوم ہو جائیں۔

(از خطبہ ۳۰۔ جنوری ۱۹۲۰ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں غلام حسین صاحب نون صدر جماعت احمدیہ ہلالپور ضلع سرگودھا مورخہ ۵۔ مارچ ۹۵ء شیخ زید ہسپتال لاہور میں. بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی میت لاہور سے ہلالپور لائی گئی جہاں اگلے روز مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید نے ان کا جنازہ پڑھایا اور بعد تدفین چوہدری صاحب نے ہی دعا کروائی۔

موصوف مکرم میاں عبدالسمیع نون ایڈووکیٹ سرگودھا کے بھانجے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

طاہر ٹائپنگ کلب ربوہ

○ شعبہ صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت ایوان محمود ربوہ میں ٹائپ سیکھنے کا معقول انتظام موجود ہے۔ خواہش مند احباب. جماعت دفتر ایوان محمود ربوہ سے رابطہ قائم فرمائیں۔

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

اتوار ۱۲-مارچ ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

4-30 تلاوت
4-45 حدیث
5-00 یوروفائل- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بوسنین دوستوں سے ملاقات بتاریخ ۲۱ فروری ۹۳ء حصہ دوم
5-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
6-00 کوبے اپ ڈیٹ
6-10 خبریں
6-30 اراؤنڈ دی گلوب
7-00 ملاقات- حضرت صاحب کی مختلف شخصیات سے ملاقات
8-00 لیٹرز فرام لندن- از آفتاب احمد خان صاحب
9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی (۱) جرمن میں خبروں پر تبصرہ (۲) بوسنیا کیلئے احمدیوں کی امداد
9-50 کل کے پروگرام

سوموار ۱۳-مارچ ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

4-30 تلاوت
4-45 ملفوظات
5-00 یوروفائل- مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع منعقدہ ۳ ستمبر ۹۳ء حصہ سوم
5-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر ۵- حصہ دوم
6-00 کوبے اپ ڈیٹ
6-10 خبریں
6-30 اراؤنڈ دی گلوب
7-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی- سبق نمبر ۶۷
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی جرمن پروگرام
9-00 چلڈرنز کارنر
9-50 کل کے پروگرام

گمشدہ رسید بک

○ گزارش ہے کہ ایک عدد رسید بک نمبر ۵۲۷۵ قیادت نور راولپنڈی کو جاری کی گئی تھی وہ گم ہو گئی ہے رسید نمبر ۱ تا رسید نمبر ۱۰ تک رسیدیں کاٹی گئی تھیں۔ اس لئے گزارش ہے کہ مزید کوئی رسید بک ہذا کی رسید پر اگر جاری کرے تو رسید حاصل نہ کریں۔ ملنے کی صورت میں دفتر خدام الاحمدیہ ایوان محمود ربوہ کو بھجوا دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ڈش اینٹینا ڈش اینٹینا
بفضل خدا تعالیٰ
ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کیلئے وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش۔
• ہماری گیج اور بہترین رزلٹ والا ڈش اینٹینا (گارنٹی شدہ)
• بہترین ریموٹ کنٹرول ریسور (امپورٹڈ)
• امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)
• اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ
• قیمت صرف 9500/- اس عظیم الشان دور میں مزید تاخیر مناسب نہیں۔ فوری ڈش اینٹینا لگوائیے
ہمارا معیار ہے ہماری مقبولیت
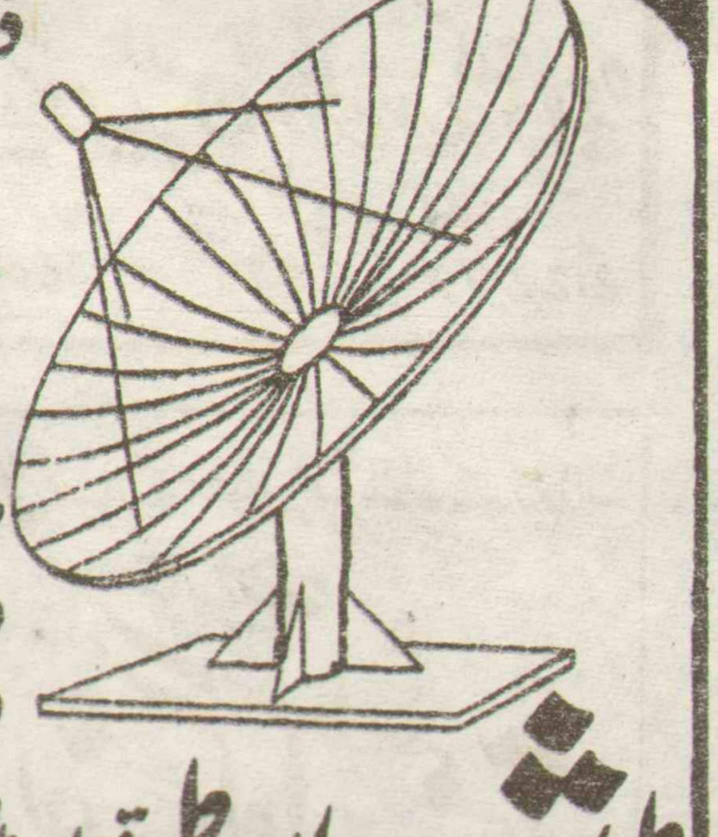
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون: 211274، فون رہائش: 212487

الیکٹرو ہومیو پیتھک ڈاکٹر/لیڈی ڈاکٹر بنیئے
میٹرک پاس خواتین و حضرات کیلئے ایک سالہ، تمام میڈیکل کالجز کے طلبا، ڈاکٹرز، حکماء، ڈسپنسرز، نرسز کیلئے ۶ ماہ کا D.E.H.M ڈپلومہ کورس
خصوصیات
○ کورسز بذریعہ ڈاک
○ ریڈیانک کمپیوٹر پر تشخیصی ٹریننگ کا انتظام بھی موجود ہے۔ جو کہ جدید ترین ہے۔
○ سٹوڈنٹ کیلئے وظائف
NUSRAT ELECTRO HOMOEOPATHIC MEDICAL COLLEGE
Enter to learn Leave to Serve Humanity
FAISALABAD
J.S.O جرمن الیکٹرو ادویات دستیاب ہیں
○ اس وقت تک کوئی کالج J.S.O کے مطابق کورس نہیں کروا رہا ہے۔
پرنسپل، ڈاکٹر رانا محمد ارشد خان
نوٹ: پراسپیکٹس حاصل کرنے کیلئے 15 روپے منی آرڈر کریں
نصرت الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج (رجسٹرڈ) 158- ڈی پیپلز کالونی نزد امام بارگاہ فیصل آباد فون ۳۲۷۲۲/۳۳۸۸۸

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 11- مارچ-1995ء
دھوپ میں تیزی آرہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں حسین آباد ملیر بی ایریا کی امام بارگاہ جامع مسجد دربار حسین میں بم کے زبردست دھماکے اور نمازیوں پر فائرنگ کے نتیجے میں ۱۴۔ افراد ہلاک اور ۴۰ زخمی ہو گئے۔ یہ طاقتور بم نماز جمعہ کے دوران پھٹا جس سے ہر طرف خون ہی خون بکھر گیا۔ ہلاک ہونے والوں میں ۷ بچے بھی شامل ہیں۔ دھماکہ نماز ختم ہونے کے بعد اس وقت ہوا جب نمازی اور راہ گیر امام بارگاہ کے باہر جمع تھے۔ ایک موٹر سائیکل کی بیٹری رکھنے کی جگہ پر نصب شدہ بم طاقتور دھماکے سے پھٹ گیا۔ مسجد کے باہر خیرات مانگنے والے بھکاری بھی زد میں آ گئے۔ نمازی باہر نکلے تو ایک گاڑی سے ان پر فائرنگ بھی کی گئی۔ دھماکے اور فائرنگ کے ردعمل میں قرب و جوار کے علاقوں میں فائرنگ ہوئی۔ بس نذر آتش کر دی گئی۔ ہسپتالوں میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا۔

○ امام بارگاہ پر بم دھماکے کے ردعمل میں ملیر کے ایک قریبی علاقے میں فائرنگ سے ۲۔ افراد ہلاک ہوئے۔ جبکہ دیگر دو افراد ایک کورنگی میں اور ایک لانڈھی میں ہلاک ہوئے۔ کراچی میں عیدالفطر کے بعد ایک دن میں مرنے والوں کی یہ سب سے بڑی تعداد ہے۔

○ جمعرات کے دن کراچی میں دہشت گردوں نے سات افراد کو قطاروں میں کھڑا کر کے ہلاک کر دیا۔ ملا رحمت کی ہلاکت کے بعد اس کا گینگ انتقام لینے کے لئے حرکت میں آگیا۔ کراچی وسطی کے تین مختلف علاقوں میں دکانوں کے اندر ہی افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔

○ پورے کراچی میں کوئی بھی جگہ نقاب پوش حملہ آوروں سے محفوظ نہیں امریکی جریدے نیوز ویک نے اپنے تازہ شمارے میں کہا ہے کہ کراچی میں روزانہ ۶ سے ۱۲۔ افراد کو قتل کیا جارہا ہے۔ کراچی محصور شہر بن کر رہ گیا ہے۔

○ جنوبی ایشیا کے امور کے بارے میں امریکی نائب وزیر خارجہ مادام رابن رافیل نے امریکی سینٹ کی تعلقات خارجہ کی کمیٹی کو بتایا ہے کہ پریسلر ترمیم سے پاک امریکہ تعلقات خراب ہوئے ہیں۔ پاکستان سے پابندی ہٹانے کے لئے کانگرس پریسلر قانون میں ترمیم کرے۔ اس کی وجہ سے کئی مسائل حل نہیں ہو سکے۔ اس سے امریکی مفادات کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ پریسلر ترمیم ایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ روکنے میں ناکام رہی ہے۔ امریکہ اس سے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر سکا۔ پاکستانی وزیراعظم کے دورہ سے پیشتر اس بات کو سیاسی حلقے بہت اہم قرار دے رہے ہیں۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ اجمل خٹک نے نواز شریف سے ۲۵۴ پلاٹ لئے۔ انہوں نے کہا کہ جو قومی دولت لوٹنے سے بچ گئے ہیں وہ جلد ہی اندر جانے والے ہیں۔

○ جماعت اسلامی کراچی کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ کراچی کو الگ کرنے کی سازش میں ایک حساس ادارے اور سیاستدانوں میں سے کچھ لوگ شامل ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ کراچی کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے الطاف حسین کو عام معافی دے دی جائے۔ ملک کے حالات بہت خراب ہیں ہر طرف جنگل کا قانون ہے قتل و غارت گری اور لاقانونیت کا دائرہ اب کراچی کے بعد پورے ملک میں پھیل رہا ہے۔ جب تک یہ حکومت رہے گی حالات ٹھیک نہیں ہوں گے۔ ہم نے جمہوریت کے لئے اقتدار چھوڑا تھا۔ اب تو ملک کا سوال ہے یہ حکومت ملک سے زیادہ اہم نہیں ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف طویل المدت نگران حکومت کے حامی ہیں۔ انہوں نے معین قریشی کا قومی حکومت کا فارمولا مسترد کر دیا ہے۔ فریقین کا فوج سے خاموش رابطہ جاری رہے گا۔

○ کابل میں حزب وحدت نے راکٹوں سے حملہ کیا جس سے دو افغانی ہلاک ہو گئے۔ حکمت یار نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا ہے۔ طالبان نے کابل پر فیصلہ کن حملے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ فرح اور ہرات کی لڑائی میں طالبان نے ۱۵ ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں پر قبضہ کا دعویٰ کیا ہے۔ حزب اسلامی نے بی بی سی کو انٹرویو میں بتایا ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ ہماری جماعت چلا ہوا کارتوس ہے۔

○ پاکستان میں امریکی سفیر جان مونجو نے کہا ہے کہ امریکیوں کو قتل کرنا "جرم" ہے۔ "پورا انصاف" کریں گے۔ نشاندھی کرنے والوں کو ۶ کروڑ روپے دیئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایف بی آئی اے کے حکام تحقیقات کے لئے پاکستان آرہے ہیں۔ امریکی حکومت کو ملزموں کو پکڑنے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچانے کا اختیار ہے تحقیقات کی بنیادی ذمہ داری پاکستان کی ہے۔ امریکی حکام کی سلامتی کے لئے مزید اقدامات کئے جارہے ہیں۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ امریکی سفارت کاروں کا قتل افسوسناک واقعہ ہے لیکن اس سے وزیراعظم کا دورہ امریکہ متاثر نہیں ہوگا۔

○ ایم کیو ایم حقیقی کے چیئرمین مسٹر آفاق نے الزام لگایا ہے کہ امریکی فوج اپریل کے بعد کراچی کو الگ کرنے کے لئے کارروائی شروع کرے۔ اپریل تک حالات کو نکتہ عروج تک پہنچایا جائے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے وزیراعظم سے استفسار کیا ہے کہ تعاون کس طرح کیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر نواز شریف نے تعاون کی پیشکش مسترد نہیں کی بلکہ مذاکرات کے لئے بعض شرائط عائد کی ہیں۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ● دیانت
مکانات۔ پلاٹ۔ دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 212379

جدید فیشن کے سنگ
بشیر گولڈ سمتھ ربوہ
اقصیٰ روڈ
پروپرائیٹر : کے اے بشیر
فون دوکان : 211806
گھر : 211883

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں ● کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
● زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
● زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز ربوہ
اقصیٰ روڈ
پروپرائیٹرز : میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون : دوکان : 837 گھر : 212175

اوقات کار
کیوریٹو کلینک
پہلا وقت : 8 تا 1-30
دوسرا وقت : 3-30 تا 6-00
ناغہ بروز جمعۃ المبارک
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
کلینک فون 606 ہیڈ آفس 771 فیکس 212299

COLIC REMEDY
پیٹ۔ گردہ اور ایام کے درد کے لئے بفضل خدا نہایت مفید۔
SLEEPLESSNESS TAB
نیند اور اعصابی تھکاوٹ پٹھوں کے درد کیلئے بفضل خدا نہایت مفید
بھٹی ہومیو کلینک
دارالیمن وسطی : صبح 8 تا 10 بجے
رحمت بازار : صبح 10½ تا 1½ بجے
شام 4½ تا 8 بجے

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات تیار ہیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر : میاں حنیف احمد کامران
فون : دوکان : 649 گھر : 212300

● فرج ● فریزر
● کوکنگ رینج
● گیزر
● واشنگ مشین
● ہیٹر کیلئے
احمد برادرز
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون : 451030
424994